Regd/10 L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ - عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ,,
سہ ماہی ۷ ,,
ماہوار ۲/۱-۲ ,,

یوم چہارشنبہ

۲۶ جمادی الاول ۱۳۷۲ ھ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۲/۷ — ۱۱ تبلیغ ۱۳۳۲ ھش — ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء — نمبر ۳۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی طبیعت آگے سے بہت کمزور ہے آج خون دیا گیا ہے۔ کل صبح انشاء اللہ ڈسٹرائیوں میں ٹیوب لگانے کا اوپریشن ہوگا۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ٹوکیو ۱۰ فروری۔ آج جزیرہ کوجے میں کمیونسٹ جنگی قیدیوں کے کیمپ میں فساد ہوگیا جس کے باعث ایک قیدی ہلاک اور اڑتیس زخمی ہوئے ہیں۔ یہ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز اس دنیا سے کوچ نہیں کیا جب تک کہ دین اسلام کو تنزیل قرآن اور تکمیل نفوس سے کامل نہ کیا گیا اور یہی ایک خاص علامت منجانب اللہ ہونے کی ہے جو کاذب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نبی نے بھی اس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا۔ کہ ایک طرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھ پوری ہو جائے اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور باایں ہمہ کفر کو ہر یک پہلو سے شکست اور اسلام کو ہر یک پہلو سے فتح ہو۔" (دفتر القرآن حصہ اول)

مصر کے فوجی حکام نے اپنے افسروں اور سپاہیوں کو اردو پڑھانے کا فیصلہ کر لیا

پاکستان اور مصر فوجی معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ مصری وفد کے لیڈر کا اعلان

کراچی ۱۰ فروری۔ مصر کے فوجی حکام نے اپنے افسروں اور سپاہیوں کو اردو پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف آج تیسرے پہر مصری فوجی وفد کے لیڈر میجر جنرل محمد ابراہیم نے کراچی کے اخبار نویسوں سے کیا۔ آپ نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور مصر فوجی معاملات میں ایک دوسرے کی بہت مدد کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں ایک مدد یہ ہو سکتی ہے کہ دونوں ملک فاضل فوجی سامان ایک دوسرے کو بھیجیں۔ آپ نے اس امر کا بھی اعلان کیا کہ کراچی کے مصری سفارت خانے میں عنقریب فوجی اتاشی کا تقرر کیا جائے گا۔ میجر جنرل محمد ابراہیم نے کہا کہ پاکستان اور مصر درحقیقت دو بھائیوں کی طرح ہیں۔ پاکستانی فوج کا کوئی بھی رکن مصر جا سکتا ہے وہاں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس کے لئے کسی باقاعدہ دعوت نامے کی ضرورت نہیں۔ پچھلے دنوں مصر میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے وفد کے لیڈر نے کہا کہ مصری فوج نے ملک کی حالت کو درست کرنے کے لئے انقلاب برپا کیا تھا اور یہ انقلاب بالکل صحیح طریقہ پر اور انتہائی خاموشی سے ہوا۔ آپ نے کہا کہ مصری حکومت کا نصب العین اتحاد، تنظیم اور عمل ہے۔

آج مصر کے خیر سگالی مشن نے وزیر مملکت برائے دفاع سید خلیل الرحمن اور سیکرٹری وزارت دفاع کرنل سکندر مرزا سے ملاقات کی۔ وہ فوج کے بحری اور ہوائی ہیڈکوارٹروں میں بھی گیا اور وہاں پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمرل صدیق چودھری اور پاکستانی ہوائی بیڑے کے کمانڈر انچیف ائر وائس مارشل کینن سے بات چیت کی۔ وفد کے لیڈر دفتر خارجہ میں بھی گئے اور وزارت خارجہ کے قائم مقام سیکرٹری مسٹر اختر حسین سے ملاقات کی۔ آج سب سے پہلے وفد قائد اعظم اور قائد ملت کے مزار پر گیا پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی۔

مصری فضائی فوج کے ایک طیارہ کے تباہ ہونے سے تینتیس ۳۳ آدمی ہلاک ہو گئے

قاہرہ ۱۰ فروری۔ آج قاہرہ کے قریب ریگستان میں مصری فضائی فوج کا ایک مال بردار جہاز ریت کے طوفان میں پھنس کر تباہ ہوگیا جس سے مصری فوج کے تینتیس آدمی ہلاک ہو گئے۔ جہاز میں ۳۵ مسافر سوار تھے یہ جہاز صحرائے سینا کی چوکی العریش سے قاہرہ آرہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصری فضائی فوج کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ہوائی حادثہ ہے۔

ہالینڈ میں ایک نئے طوفان کا خطرہ

ہیگ ۱۰ فروری۔ ہالینڈ میں ایک نیا طوفان آنے کا خطرہ ہے۔ ساحلی علاقوں کے لوگوں کو جنہیں پچھلے طوفان میں زبردست نقصان پہنچا ہے اس خطرہ سے خبردار کر دیا گیا ہے۔ ہزاروں مزدور اور سپاہی ساحلی پشتوں کی مرمت کرنے میں مصروف ہیں تاکہ موسم بہار کی طوفانی موجوں سے انہیں نقصان نہ پہنچ سکے۔

شمالی سماٹرا میں زبردست طوفان

جاکرتا ۱۰ فروری۔ شمالی سماٹرا کے ایک علاقہ میں زبردست طوفان آنے سے بیاسی آدمی ہلاک ہو گئے طوفان سے پچاس لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔

چھبیس ہزار چھ سو ٹن غیر ملکی گیہوں کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۰ فروری۔ چھبیس ہزار چھ سو ٹن غیر ملکی گیہوں آج کراچی پہنچ گیا۔ اس میں سے آٹھ ہزار سات سو ٹن گیہوں آسٹریلیا سے آیا ہے۔ یہ گیہوں برطانیہ جا رہا تھا لیکن پاکستانی حکومت کی درخواست پر حکومت برطانیہ نے اسے کراچی میں اتار دینے کی اجازت دے دی تھی۔ گیہوں کے پانچ اور جہاز عنقریب کراچی پہنچنے والے ہیں۔

روسی سفارت خانے میں بم پھٹنے کی واردات

تل ابیب ۱۰ فروری۔ تل ابیب میں روسی سفارت خانہ میں جو بم پھٹا تھا اس کے سلسلہ میں چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس حادثہ میں چار آدمی شدید زخمی ہوئے جن میں روسی وزیر مختار کی بیوی بھی شامل ہے گرفتار شدگان کمیونسٹوں کی مخالف یہودی انجمن کے ہیں ایک ممبر نے اقبال جرم کر لیا ہے۔

ہنگری نے جہاز کی واپسی کے متعلق امریکی مطالبہ رد کر دیا

بوڈاپسٹ ۱۰ فروری۔ ۱۹۵۱ء میں ہنگری میں امریکہ کے ایک ہوائی جہاز کو زبردستی زمین پر اترنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ ہنگری نے اس کی واپسی کیلئے امریکہ کا مطالبہ رد کر دیا ہے۔ آج بوڈاپسٹ میں امریکی ناظم الامور کو حکومت کی طرف سے ایک مراسلہ دیا گیا جس میں ہنگری نے کہا ہے کہ ۷۷۰۰۹ ڈالر ادا کرنے کے بعد مذکورہ ہوائی جہاز واپس کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب کے وزیر ترقیات کی طلباء کو نصائح

ڈیرہ غازیخان ۱۰ فروری۔ پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین شاہ گردیزی نے طلباء کو زور دیا ہے کہ وہ محنت و جانفشانی سے کام کر کے ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی میں مدد دیں۔ وزیر ترقیات نے گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان میں تقریر کرتے ہوئے طلباء سے کہا کہ وہ تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں تعلیم کی طرف سے قوم اور ملک کی سب سے بڑی خدمت ہوگی۔ طلبہ کو ان کے ایک فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ خالی وقت میں سماجی اصلاح کا کام کریں اور قوم کی ذہنی اخلاقی اور تمدنی سطح کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔

مغربی پاکستان کے گورنروں کی ڈھاکہ کو روانگی

لاہور ۱۰ فروری۔ گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر گورنر سندھ میاں امین الدین اور گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین صوبائی گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے آج لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ یہ کانفرنس ۱۱-۱۲-۱۳ فروری کو ڈھاکہ میں ہوگی۔ خیال ہے کہ گورنر پنجاب ۱۵ فروری کو واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔

چین نے جنوبی ساحل پر قلعہ بندیاں شروع کر دیں

پیکنگ ۱۰ فروری۔ خبر ملی ہے کہ جب سے صدر آئزن ہاور نے فارموسا کی غیر جانبداری کو ختم کرنے کا اعلان کیا ہے چین نے اپنے جنوبی ساحل پر قلعہ بندیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ آج پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اگر چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے چین کے ساحلی علاقوں پر حملہ کرنے یا اترنے کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائیگا۔ فیلڈ مارشل چیانگ کائی شیک نے حال ہی میں کہا تھا چین کی فوجیں تین مہینے سے چھ مہینے کے اندر اندر چین پر پھر حملہ کر دیں گی ادھر میکاؤ کے قریب چین کی گشتی کشتیوں اور نیشنلسٹ چین کی چھاپہ مار کشتیوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔

کراچی ۱۰ فروری۔ پاکستان کا ایک تجارتی وفد تجارتی سمجھوتوں کی بات چیت کرنے کے لئے جمعہ کو فرانس اور اٹلی روانہ ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دَور ایک یادگار زمانہ تاریخی دَور ہے

تحریکِ جدید کے دَورِ اول میں جو لوگ اپنے وعدے ۱۹ سال کے پورے کرینگے ان کے نام ایک کتاب میں ۱۹ سال کے خاتمہ پر شائع کئے جائینگے

وعدوں کی آخری میعاد قریب تر ہے۔ قابلِ توجہ مجاہدین

تحریک جدید کے مخلص مجاہدین پڑھ چکے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء کے خطبہ میں جو ۳ فروری ۵۳ء کے اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ کہ سابقون الاولون کی وہ جماعت جو دَورِ اول میں ۱۹ سال سے اشاعت اسلام کیلئے چندہ دیتی آرہی ہے۔ اسمیں جن مومنوں نے قواعد کے مطابق متواتر ۱۹ سال تک حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ۱۹ویں سال کے خاتمہ پر معہ انکی ۱۹ سالہ ادا کردہ رقم کے ایک کتاب میں درج کئے جانیوالے ہیں۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ اگر اس نے ۱۹ویں سال کا وعدہ نہیں کیا۔ تو فوری اپنا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کر دے۔ بلکہ اگر اسکے کچھ سال خالی ہوں۔ یا وعدہ تو کیا مگر ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اب بھی خالی سالوں کا وعدہ انیسویں سال کے ساتھ دیکر ادا کریں۔ یا اگر بقایا ہے۔ تو اسے بھی اس سال کے خاتمہ تک قسطوار یا جیسی صورت ہو ادا کر کے اس تاریخی دور میں حصہ دار ہو جائیں۔ تحریک جدید کے دَورِ اول کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹۳۸ء میں فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنے دل میں کہا وہ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء اور اسکے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کے نام آئندہ نسلوں میں محفوظ کرنے کے لئے کیوں نہ کوئی تجویز کی جائے۔ چنانچہ میں نے ایک نہایت موزوں تجویز سوچ لی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائے گا۔ پس ہمارا یہی فرض ہے کہ ان پانچہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں۔ کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہادِ کبیر میں آخر تک (۱۹ سال تک) ثابت قدم رہینگے ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے۔ اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔ اور اسکے لئے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ایک نہایت موزوں تجویز میں نے سوچ لی ہے۔"

چنانچہ وہ تجویز حضور خطبہ ۲۳ جنوری میں ارشاد فرما چکے۔ کہ دورِ اول والوں کے نام ایک کتاب میں لکھے جائینگے۔ اور اسکے ساتھ انکی ۱۹ سالہ رقم بھی دکھائی جائیگی۔ پس آپ اپنا محاسبہ کریں اور فوری توجہ کریں۔ انیسویں سال کا وعدہ لکھ کر ارسال فرمائیں۔ وقت بہت کم ہے غفلت میں نہ گزر جائے۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی خاص تحریک ہی ہوا کرتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دَور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیاءؑ اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام کو اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپکو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔ جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آرہی ہیں۔ ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے پس ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے"

پس آپ یہ نوٹ پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں۔ اور اس تاریخی یادگار زمانہ دَور میں انیسویں سال کا وعدہ حضور میں پیش کریں۔ مگر وعدہ کرنے میں دیر نہ ہو۔ کیونکہ وعدوں کی آخری میعادیں صرف گنتی کے چند دن ہیں:۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جن اجتہادی صلاحیتوں کی ضرورت ہے، انہیں میں مولوی صاحبان میں نہیں پاتا

قائد اعظم محمد علی جناح کی طرف سے ایک سوال کا جواب

سوال۔ جب آپ اسلامی اصول کے نصب العین اور طریق کار دونوں میں بہترین اور برترین حکومت کا یقین رکھتے ہیں۔ اور اجمالاً یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو خود مختار علاقے اس لئے مطلوب ہیں۔ کہ وہاں وہ اپنے ذہنی میلانات اور تصورات زندگی کو بلا روک ٹوک بروئے کار اور روبہ ترقی لا سکیں تو پھر اس میں کونسا امر مانع ہے۔ کہ مسلم لیگ زیادہ تفصیل اور توضیح کے ساتھ اپنی جدوجہد کی مذہبی تعبیر و تشریح کر دے۔

جواب۔ جب اس جدوجہد کو مذہب سے تعبیر کیجئے تو ہمارے علماء کی ایک جماعت بغیر اس بات کے سمجھنے کے کہ کام کی نوعیت تقسیم عمل اور اس کے اصل حدود کیا ہیں۔ ان امور کو چند مولویوں کا اجارہ خیال کر لیتی ہے۔ اور اہلیت اور مستعدی کے باوجود مجھ میں یا آپ میں اس خدمت کے سرانجام دینے کی کوئی صورت نہیں دیکھتی۔ حالانکہ اس منصب کی بجا آوری کے لئے جن اجتہادی صلاحیتوں کی ضرورت ہے انہیں میں ان مولوی صاحبان میں نہیں پاتا۔ وہ اس شرط کی تکمیل میں دوسروں کی صلاحیت سے کام لینے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے۔" (حیات قائد اعظم ص ۴۲۵ و ص ۴۲۹)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت سنہ ۱۹۵۳ء

مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھ مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں:۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء

اعتراضات

جناب خواجہ عباد اللہ صاحب اختر نے "بانی جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کی حقیقت" کے زیر عنوان ایک مقالہ روزنامہ زمیندار ۱۱ فروری (اصل ۱۰ فروری) ۱۹۵۳ء میں شائع فرمایا ہے۔ یہ بے انصافی ہوگی۔ اگر ہم خواجہ صاحب کی تعریف نہ کریں۔ کہ آپ نے اگرچہ کسی قدر طنزیہ طریق اختیار کیا ہے۔ تاہم آپ کا انداز بیان بالعموم شریفانہ ہے۔ اور مولوی ظفر علی خان و دیگر معاندین احمدیت مولویوں خاصکر احراریوں اور مودودیوں کے انداز سے آلودہ نہیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے یہ مقالہ جذبہ تلاش حق کے ماتحت لکھا ہے۔ نہ کہ محض مخاصمت برائے مخاصمت کے نقطۂ نظر سے اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ آپ ہماری معروضات پر ضرور غور فرمائیں گے۔

ذیل میں ہم آپ کی کچھ عبارت نقل کر دیتے ہیں تاکہ آپ کے اعتراضات مع دلائل پوری طرح سامنے آجائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"الفضل ربوہ جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۸ فتح ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء میں حضرت احمدیہ کی چند دینی خدمات پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے نمبر اول "اشاعت اسلام" ہے جس کو مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم اور مولانا ظفر علی خان صاحب نے بھی سراہا۔۔۔ اور نتیجہ یہ اخذ کیا گیا ہے۔ کہ یہی حضرات حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ اس لئے بعد میں ان کی مخالفت صحیح نہیں۔ یہ ایک منطقی مغالطہ ہے۔ کسی رائے کی صحت و صداقت تب ہی تسلیم کی جائے گی۔ جب اچھی بات کو اچھی اور بری بات کو بری قرار دیا جائے۔ دونوں حضرات نے ایک اچھی بات کو اچھا کہا۔ اور بری بات کو برا قرار دیا۔ اگر ان کی پہلی رائے صحیح ہے۔ تو قرین عقل یہ ہے۔ کہ دوسری رائے بھی صائب ہے۔ اگر بانی جماعت احمدیہ اپنی سرگرمی اشاعت اسلام تک محدود رکھتے۔ تو ہر مسلمان یہی کچھ کہتا جو دونوں حضرات نے کہا۔ لیکن جب سلسلہ دعاوی نبوت و مہدویت وغیرہ شروع ہوگیا۔ تو ان حضرات اور دیگر علمائے اسلام کی مخالفت کی تردید اس دلیل سے تو نہیں ہو سکتی۔ کہ انہوں نے کسی وقت حضرت صاحب کی موافقت بھی کی تھی۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا حضرت صاحب کے دونوں عمل ایک ہی ہیں (اشاعت اسلام اور دعوائے نبوت وغیرہ) دو مختلف امور ہیں۔ اس لئے علمائے اسلام کی رائے بھی مختلف رہی۔ بلکہ یہ امر مولوی محمد حسین صاحب مرحوم اور مولانا ظفر علی خان کی نیک نیتی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ موافقت بھی نیک نیتی سے کی۔ اور مخالفت بھی نیک نیتی سے کی"۔

"دوسرا نمبر دینی خدمات کا "وفات مسیح" ہے۔ اس مسئلہ پر ہندوستان میں سر سید احمد خان غفرلہٗ نے مفصل بحث اپنی تالیفات میں کی۔ اور یہ موضوع سید علیہ الرحمۃ کا خاص تھا۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم نے تاریخ وفات یا عیسٰی انی متوفیک الآیہ اخذ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ چونکہ سید مرحوم عمر بھر اس موضوع پر بحث کرتے رہے۔ تاریخ وفات بھی اسی آیت سے نکلتی ہے۔ سید مرحوم کی یہ تحقیق ہندوستان کے طول و عرض میں شائع ہو چکی تھی اور علمائے اسلام نے بہت کچھ مخالفت بھی کی تھی۔ اب یہ کتنی دیدہ دلیری ہے کہ الفضل یہ اعلان کر رہا ہے کہ حضور (بانی جماعت احمدیہ) نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر اس امر کا اعلان فرمایا کہ حیات مسیح کا عقیدہ ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ یعنی حضور کو یہ علم خدا تعالےٰ نے براہ راست دیا۔ اس سے پیشتر تو کوئی فرد بشر واقف ہی نہ تھا۔ اگر یہی دینی خدمت ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کو ناز ہے۔ تو سرقہ بالجبر یا استحصال بالجبر کسے کہتے ہیں؟"

(زمیندار ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء)

پہلی بات کے متعلق عرض ہے کہ

(الف) خواجہ صاحب کو یہ تسلیم ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے واقعی خدمت اسلام کی ہے۔ جس کے مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی ظفر علی خان بھی معترف ہیں۔

(ب) تاریخ انبیاء علیہم السلام سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے۔ کہ دعوے سے پہلے عموماً لوگ داعی کی خوبیوں کے معترف ہوتے ہیں۔ مگر دعوے کے بعد کیڑے ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے اس کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ واقعہ تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر کھڑے ہو کر قوم قریش کو بلایا۔ اور جب وہ جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ان سے سوال کیا۔ کہ کیا میں نے کبھی جھوٹ کہا ہے۔ تو لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا نہیں آپ صادق اور امین ہیں۔ مگر جب آپ نے دعوت الی اللہ دی۔ تو وہی لوگ ایک پل میں بدل گئے۔ اور بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے۔ پھر اس کے بعد کونسا عیب ہے۔ جو نعوذ باللہ آپ پر تھوپنے کی کوشش نہ کی گئی؟

آپ نے مولوی محمد حسین اور مولوی ظفر علی کی نیک نیتی کا سوال اٹھایا ہے۔ مگر ایک صحیح بات کو نیک نیتی سے بھی غلط سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اگر ان لوگوں نے بعد میں بفرض نیک نیتی ہی سے مخالفت کی ہے۔ تو کیا اس سے لازم آتا ہے۔ کہ ان کی مخالفت واقعی صحیح بھی ہے۔ کیا مخالفین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ نیک نیتی سے بعد میں مخالفت کرنے لگے تھے۔ ان کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوے نعوذ باللہ جھوٹا تھا۔

سوال تو یہ ہے کہ ایک شخص جس کے افعال پہلے بڑے مستحسن تھے۔ محض دعوے کی وجہ سے اس کے ویسے ہی افعال پھر کیوں غیر مستحسن ہو جاتے ہیں۔ کیا اس میں ذرا بھی انصاف ہے۔ کہ ایک شخص پہلے تو صادق تھا۔ مگر دعوے کرتے ہی نعوذ باللہ کذاب بن جاتا ہے۔ آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں اس کو غلطی لگی ہے۔ مگر یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک پل میں سچے سے جھوٹا ہو گیا ہے۔ آپ نے مولوی ظفر علی خان کی نظمیں جو انہوں نے احمدیت اور بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق لکھی ہیں پڑھی ہوں گی۔ کیا آپ کو یہ ایک منصف مزاج نیک سیرت انسان کا کلام معلوم ہوتا ہے؟

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو ضرور مان لیتے وہ نہ مانتے۔ مگر کیا ان کو واجب تھا کہ وہ آپ کی اس خدمت اسلام کا بھی بعد میں انکار کر دیتے جس کا وہ پہلے اعتراف کر چکے ہیں۔ وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ خدمت اسلام تو انہوں نے ضرور کی۔ مگر ہم ان کے دعوے کو نہیں مانتے۔ جیسا کہ مولوی ظفر علی خان صاحب کے والد ماجد منشی سراج الدین صاحب نے واقعی کیا بھی۔ چنانچہ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا۔ مگر ساتھ ہی خوبیوں کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اور ہم اس وجہ سے آپ کی اور بھی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے فرزند مولوی ظفر علی خان کی طرح ازخود مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جو آپ کے خیال میں صحیح تھا۔ اس کو صحیح کہا۔ اور جو آپ کے خیال میں غلط تھا۔ اس کو غلط کہا۔

مولوی ظفر علی خان کے متعلق اب ایک اور پہلو سے غور فرمائیے علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۱۱ء میں علی گڑھ میں ایک لیکچر دیا اس میں آپ نے فرمایا:

"اس زمانے میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ جس کو فرقہ قادیانی کہتے ہیں"

یہ لیکچر انگریزی میں تھا۔ مولوی ظفر علی خان نے اس کا ترجمہ اردو میں کیا۔ اور ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا۔ مندرجہ بالا اردو الفاظ مولوی ظفر علی خان کے ہیں۔ آپ نے کوئی اختلافی نوٹ اپنی طرف سے نہیں دیا۔ جس کے یہ معنے لئے جا سکتے ہیں کہ آپ کو اس بات میں اقبال سے اختلاف نہیں ہے۔ پھر مولوی ظفر علی خان نے جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام کا جو اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی اس زمانے یا بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ارتداد ملکانہ کا حادثہ تو ابھی کل کی بات ہے۔ اور اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب مذکور جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام کا اعتراف فرمایا ہے۔ پھر مسجد خیر دین امرتسر میں بھی آپ نے خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمات اسلام کا اعتراف کیا ہے۔ اس لئے مولوی ظفر علی خان کا کیس مولوی محمد حسین بٹالوی سے اس لحاظ سے الگ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان گھڑی میں تولہ اور گھڑی میں ماشہ ہو جاتے ہیں ایک سانس میں جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام کا اعتراف کرتے ہیں۔ دوسرے میں اسے گالیاں دینے لگتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات اسلام کا اس وقت اعتراف کیا تھا۔ جب آپ نے دعوے نہیں کیا تھا غلط ہے۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے بقائمی ہوش و حواس یہ جانتے ہوئے کہ آپ نے دعوے کیا ہے۔ آپ کی اور آپ کی جماعت کی خدمات اسلام کو سراہا ہے۔ اس لئے التبلیغ کا یہ کہنا، کہ معاند احمدیت ہو کر بھی جب مولوی ظفر علی خان ایک وقت میں اس کی خدمات اسلام کے معترف ہیں۔ تو ان کی مخالفت یقیناً غلط ہے۔* ان کی مخالفت نیک نیتی سے ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ کچھ اور ہی ہوگی۔ جس کو مولوی ظفر علی خان کے جاننے والے جان سکتے ہیں۔ ایسے آدمی کی مخالفت بے معنے اور ہیچ نہ سمجھی جائے تو اور کیا ہے۔

دوسری بات جو خواجہ عباد اللہ صاحب اختر نے فرمائی ہے۔ کہ سر سید نے وفات مسیح کے متعلق تحقیقات فرمائی تھی۔ اور ثابت کیا تھا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ حیات مسیح کا عقیدہ ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ حیات مسیح کا انکار سر سید احمد مرحوم نے بھی فرمایا تھا۔ بلکہ ہم تو یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ بہت

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

دستوری سفارشات کے متعلق علماء کی ترمیموں پر تبصرہ

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۶)

مشرقی و مغربی پاکستان کی مساوات پر خاموشی اور اس کا سبب

دستوری سفارشات میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے لئے نمائندگی کی مساوات کا اصول تجویز کیا گیا ہے۔ دستوری سفارشات پر تنقید کرنے والوں نے اس شق کو خاص طور پر قابل تنقید ٹھہرایا ہے۔ اور اس بات پر بحث لے دے ہو رہی ہے۔ آخر قرار پایا کہ اس بارے میں پنجاب اور مشرقی پاکستان کے نمائندے براہ راست گفتگو کریں۔ گویا یہ مسئلہ ایک نہایت الجھن پیدا کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ کراچی میں علماء نے اس کے متعلق اپنے بیان میں لکھا ہے کہ:۔

"ایوانِ ولایت (ہاؤس آف یونٹس) اور ایوانِ جمہور (ہاؤس آف دی پیپل) کی ترکیب و تشکیل جس طرح کی گئی ہے۔ اس میں متعدد امور ایسے ہیں۔ جو اس مجلس کے نزدیک قابل اعتراض ہیں۔ اور ان میں بڑی بے اصولی بھی پائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ اس وقت مختلف صوبوں کے سیاسی رہنماؤں کے درمیان ان امور میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور ہم اس میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے بارے میں ہم سر دست اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔" (کوثر ۲۸ر جنوری)

سوال یہ ہے کہ جب علماء دستور ساز مجلس کی پیش کردہ سفارشات پر تبصرہ کرنے اور ترامیم پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ تو اس اہم ترین شق کے متعلق اپنی رائے محفوظ رکھنے کا کونسا موقعہ تھا؟ اس عبارت سے بظاہر ملک کی خیر خواہی اور خلل ڈالنے سے اجتناب کی پالیسی دکھائی دیتی ہے۔ مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمارے یہ جالینوس ملک کے سیاسی رہنماؤں کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ اور اپنے "اصل علاج" کو اس وقت تک ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک ملک تباہی کے گڑھے کے قریب نہ پہنچ جائے۔ ہمارا یہ بیان کوئی بدگمانی نہیں۔ جناب مولوی مودودی صاحب نے کھلے مجمع میں اس راز کا انکشاف کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"سب سے آخر میں پیرٹی کا مسئلہ ہے۔ جس پر ہر طرف سے اتنی لے دے ہو رہی ہے۔ لیکن علماء نے اس کے متعلق اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ اس لئے کہ معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ لوگ خود ہی اس کے متعلق کسی نہ کسی سمجھوتے پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو فہو المراد۔ لیکن اگر یہ کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے۔ جو آگ ان لوگوں نے بھڑکائی ہے۔ اسے نہ بجھا سکے۔ اور پھر پبلک کو بھی اچھی طرح اس بات کا علم ہو جائے۔ کہ ان کے ارباب اقتدار صرف آگ لگانا ہی جانتے ہیں۔ اسے بجھانا نہیں جانتے۔ اور ملک واقعی کسی تباہی کے قریب پہنچ جائے۔ تو پھر علماء اٹھیں گے اور ان کے سامنے وہ فیصلہ رکھ دیں گے۔ جس سے انشاء اللہ یہ توقع ہے۔ کہ وہ آگ بجھ جائیگی۔ اور پنجاب بھی جسے بخوشی قبول کرے گا۔ اور بنگال بھی۔"

(کوثر یکم فروری سنہ ۵۳ء)

گویا ۳۳ علماء قرآن و حدیث کے اصول و ہدایات بیان کرنے کے لئے جمع نہ ہوئے تھے۔ عوام کی رہنمائی کرنا اور انہیں دینی تعلیمات سے آگاہ کرنا ان کے مدنظر نہ تھا۔ وہ تو صرف اپنی برتری منانا چاہتے ہیں۔ اور "ہمچو ما دیگرے نیست" کے ثابت کرنے کے لئے انہیں یہ منظور ہے۔ کہ بنگال اور پنجاب میں آگ لگی رہے۔ اور ملک تباہی کے قریب پہنچ جائے۔ علماء کے نزدیک مسلم لیگ کے سیاسی رہنما اندھے ہیں اور وہ خود بھی آگ سے کھیل رہے ہیں۔ اور ملک کو بھی آگ میں دھکیل رہے ہیں۔ لیکن علماء ابھی اپنا خفیہ جنتر منتر بتانے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ ان کے پاس وہ جادو ہے۔ کہ جس سے بنگال بھی خوش ہو جائے گا۔ اور پنجاب بھی۔ پچھلے بزرگ تو فرمایا کرتے تھے ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است

مگر آج کے سنگدل "علماء" پاکستان کے مسلمانوں کو آگ میں گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور انہیں تباہی کے قریب جاتے ہوئے خیال کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل ذرا نہیں پسیجتے۔ حالانکہ بزعم خویش ان کے پاس ایسا علاج موجود ہے۔ جس سے یہ آگ فرو ہو سکتی ہے۔ اور مسلمان اس تباہی سے بچ سکتے ہیں۔

کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ علماء صرف اپنی برتری منوانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں ملک کے باشندوں کی خیر خواہی اور بہبودی سے کوئی سروکار نہیں۔ کیا یہ مذہبی لیڈروں کا کام ہے۔ کہ قوم کو تباہ ہوتے دیکھیں۔ اور خاموش بیٹھے رہیں۔ کیا قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہی حکم ہے؟ سچے مسلمان کا تو یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ حق بات کہتا ہے۔ کوئی اسے مانے یا نہ مانے۔ وہ خدا کا فیصلہ سنا دیتا ہے۔ کوئی اس پر عمل پیرا ہو یا نہ ہو۔ مگر چودھویں صدی کے یہ ۳۳ "اکابر علماء" اس وقت خدا اور رسولؐ کی بات سنائیں گے۔ جب ان کو مسند اقتدار پر بٹھا دیا جائے۔ اور ان کے علم و فضل کے قصیدے گائے جائیں۔

وقت کا تقاضا تھا۔ کہ علماء اس شق پر صحیح رہنمائی کرتے۔ اور حق بات بیان کرتے۔ علماء کو معلوم تھا۔ کہ ایسے موقعہ پر خاموش رہنے والے کے متعلق حدیث نبویؐ میں سخت وعید آیا ہے۔ الساکت عن الحق شیطان اخرس کہ حق بات کہنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے۔ اس لئے میں تو یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ علماء نے جانتے بوجھتے اس وقت خاموشی کو ترجیح دی ہو۔ اس وقت ان کی خاموشی کو ان کے کامل عجز پر محمول کیا جاتا ہے۔ اخبارات کہہ رہے ہیں۔ کہ علماء نے اپنی عاجزی کو چالاکی کے نیچے چھپانا چاہا ہے۔ کیونکہ اگر سمجھوتہ ہو گیا۔ تو یہ حضرات کہہ دیں گے۔ کہ ہماری بھی یہی رائے تھی۔ اور ہم نے پہلے ہی "فہو المراد" کہہ دیا تھا۔ لیکن اگر خدانخواستہ سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اور فریقین میں بدستور اختلاف رہا۔ تو یہ صاحبان ایک یا دوسری رائے ظاہر کر کے خاموشی اختیار کر لیں گے۔ اندریں حالات ماننا پڑیگا۔ کہ یا تو علماء کو اس مشکل کا حل معلوم نہ تھا۔ مگر ان علماء کے لئے "نہ جاننے" کا اعتراف کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی کمزوری کو مذکورہ بالا بھونڈے طریق پر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اور یا پھر علماء حسب دستور اس بات سے ڈر گئے ہیں کہ کہیں پنجاب والے یا بنگال والے ہم سے ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے "غیر جانبداری" کا طریق اختیار کر لو۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں صورتیں علماء کے منصب اور ان کی شان کے صریح خلاف ہیں۔ باقی رہا جناب مودودی صاحب کا بعد کا ایجاد کردہ خیال تو وہ تو اور بھی علماء کی شان کو گرانے والا ہے۔ اس سے تو انانیت اور نفسانیت کی سخت بدبو آ رہی ہے۔ یہ خیال تو اسلامی روحِ تقویٰ سے کوسوں دور ہے۔ کہ خدا کی مخلوق پیاس سے تڑپ رہی ہو۔ اور ہم آبِ حیات کو چھپا کر آرام سے بیٹھے رہیں۔

لفظ "قادیانی" استعمال کرنے میں ایک مشابہت

علماء نے اپنی ترمیمات میں اور بھی بہت سے غلط امور ذکر کئے ہیں۔ مگر میں آخر میں صرف ایک بات ذکر کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ علماء نے احمدیوں کے بارے میں جو ترمیم پیش کی ہے۔ اس کا تجزیہ پہلے ہو چکا ہے۔ اس وقت یہ بات قابل توجہ ہے۔ کہ علماء نے احمدیوں کے لئے ہر جگہ "قادیانیوں" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حالانکہ ظاہر ہے۔ کہ قادیان ایک مقام ہے۔ جہاں سکھ۔ ہندو۔ مسلمان۔ احمدی اور غیر احمدی سب رہتے ہیں۔ اور قادیانی اسے کہا جانا چاہیئے۔ جو قادیان کا باشندہ ہو۔ لیکن علماء نے جان بوجھ کر احمدی کے لفظ کو ترک کیا ہے۔ اور "قادیانی" کے لفظ کو اپنی ترامیم میں اختیار کیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ احمدی اس طریق کو پسند نہیں کرتے۔ مگر یہ مولوی صرف احمدیوں کو چڑانے کے لئے انہیں "قادیانی" کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ اس بارے میں ان علماء کو معذور خیال کریں۔ اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ یہودیوں کے علماء بھی حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے ماننے والوں کو "ناصریوں کا بدعتی فرقہ" کہا کرتے تھے۔ یہودی علماء کے نمائندہ نے پولوس کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے حاکم سے کہا تھا۔ کہ:۔

"ہم نے اس شخص کو مفسد اور دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کے بدعتی فرقے کا سرگروہ پایا۔" (اعمال $\frac{۲۴}{۵}$)

جس طرح یہودی علماء کو یہ گوارا نہ تھا۔ کہ کم از کم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ماننے والوں کا صحیح نام لیں۔ اسی طرح ہمارے مخالفین کو یہ پسند نہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کا صحیح نام لیں۔ جس طرح یہودی علماء نے حضرت مسیحؑ کے ماننے والوں کو حضرت مسیحؑ کی بستی ناصرہ کی نسبت سے "ناصریوں" کہنا شروع کر دیا تھا۔ اسی طرح ہمارے مخالف علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو آپ کی بستی قادیان کی نسبت سے "قادیانیوں" کہتے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ آپ آیت قرآنی تشابہت قلوبہم کی تصدیق چاہتے ہیں؟

بہر حال یہ ترمیمات بالعموم علماء کے دینی۔ روحانی۔ سیاسی اور اخلاقی افلاس پر بین دلیل ہیں۔ ان سے فائدہ کی بجائے ضرر زیادہ ہے۔ قائداعظم مرحوم کے جانشینوں کا فرض ہے۔ ملک کے خیر خواہوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اچھی طرح غور و خوض کے بعد ملک کی بہتری کے لئے صحیح قدم اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اور ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین

زمیندارہ کانفرنس

احمدی زمینداروں کی ایک نہایت ضروری کانفرنس ۱۴، ۱۵ فروری سنہ ۵۳ء بروز ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں ہونا قرار پائی ہے اس لئے تمام نمائندگان اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ۱۴ فروری سنہ ۵۳ء بروز ہفتہ صبح ۸½ بجے مسجد مبارک ربوہ میں پہنچ جائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

صنعتی ٹریننگ کے لئے ۲۲ وظائف

انگلستان میں لوہے اور فولاد کی صنعت سے متعلق ٹریننگ کے لئے ۲۲ وظائف کا سکرٹری صاحب پاکستان انڈسٹریل ڈی ویلپمنٹ کارپوریشن۔ چوتھی منزل۔ ایماٹی ہوس۔ وکٹوریہ روڈ کراچی کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ خواہشمند احباب تفصیل کے لئے پاکستان ٹائمز مورخہ ۵ $\frac{۲}{۵۳}$ ملاحظہ فرماویں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

مولوی ظفر علی صاحب کی دلی خواہش کبھی پوری نہ ہوگی

(از مکرم خواجہ غلام نبی صاحب)

"زمیندار" کے جوبلی نمبر میں جب مولوی ظفر علی صاحب کی احمدیت کے مقابلہ میں کامیابی ظاہر کرنے کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو "زمیندار" کے ایک مضمون نگار نے اول تو یہ بات گھڑ لی۔ کہ

"مرزا بشیر الدین محمود کی یہ تمنا تا زندگی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ کہ اخبار "زمیندار" بند ہو جائے۔ یا خسارے میں چلا جائے۔ بلکہ جوں جوں اس بناسپتی نبی کی اُمت "زمیندار" کے چراغ کو گل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ توں توں زمیندار صحافی آسمان پر آفتاب عالمتاب بن کر منور و درخشاں نظر آتا ہے"

اور پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی شریف انسان اسے ماننے کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ پھر اس کذب بیانی اور دروغگوئی کی تصنیف فرمادی کہ:-

"کوئی مانے یا نہ مانے مگر ہے یہ حقیقت۔ کہ جب سے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی بددعاؤں کا سلسلہ اخبار "زمیندار" کے خلاف جاری کر رکھا ہے۔ تب سے ہی خدائے محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت جوش میں آچکی ہے"

حالانکہ یہ سراسر غلط قیاس آرائی ہے۔ کہ اخبار "زمیندار" کے خلاف حضرت امام جماعت احمدیہ نے بددعاؤں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ "زمیندار" تو بیچارہ اپنے اعمال کی پاداش بھگتا ہی رہتا ہے اور اس کی ساری کی ساری گذشتہ زندگی خدا تعالیٰ کی گرفت میں گذری ہے۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آج اُن کے لئے عبرت کا درس دے رہا ہے۔ بے شک بالفاظ میاں اختر علی صاحب "والد محترم کا قلم صبح جوانی سے شام پیری تک مرزائیت کے خلاف نبرد آزما رہا" مگر احمدیت کا کیا بگاڑ سکے۔ کچھ بھی نہیں۔ ہاں اس کے مقابلہ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ناکامی و نامرادی کا بارہا کھلے الفاظ میں اعتراف کر چکے ہیں۔ یہ ان کی محض ہٹ دھرمی ہے۔ اور میاں اختر علی صاحب اپنے دنیوی مفاد کی خاطر ان کا نام بیچ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"ان کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ مرنے سے پہلے میں مرزائیت کو آخری ہچکی لیتے دیکھ لوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ ان کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی"

(زمیندار ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

حالانکہ جب کہ عمر بھر وہ انتہائی جدوجہد کے باوجود احمدیت کی ابتدائی ہچکی بھی نہ دیکھ سکے۔ بلکہ یہی کہتے رہے۔ کہ احمدیت ایک تناور درخت ہو چلا ہے اور حال ہی میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ مرزائی لوہا ثابت ہو رہے ہیں۔ تو اب اُن کی دلی خواہش کیونکر یہ ہو سکتی ہے۔ کہ مرنے سے پہلے میں مرزائیت کو آخری ہچکی لیتے دیکھ لوں۔ اور اگر ہے تو اُن کے ساتھ ہی دفن ہو جائے گی۔ جیسا کہ ان جیسے بیسیوں کے ساتھ دفن ہو چکی ہے۔ احمدیت خدا کے فضل سے روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور تمام ملکوں میں پھیل رہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا کہ:-

"اے تمام لوگو سن رکھو۔ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت و برہان کی رو سے سب پر اُس کو غلبہ بخشیگا"

(تذکرۃ الشہادتین)

ایک طرف تو یہ حالات ہیں۔ جو روز بروز احمدیت کی صداقت اور حقانیت دنیا پر واضح کرتے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مولوی ظفر علی صاحب ایسے انسان ہیں جو نامرادی کا مرقع بنے اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جبکہ دنیا سے خائب و خاسر گذر جائیں گے۔

میری روایت کے چند تشریح طلب امور

(از مکرم میاں محمد یوسف صاحب لاہور)

الفضل کے نامہ نگار خصوصی اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سلمہ ربہٗ نے کو الفضل قادیان کے مضامین کے ذریعہ قابل قدر کام کیا ہے نامہ نگار صاحب خصوصی کے مضامین کی حضرت قادیانی صاحب نے جس انداز سے تعریف فرمائی ہے۔ میں اپنے آپ کو ان میں اضافہ کرنے سے قاصر پاتا ہوں۔ میرے متعلق جو بیان شائع ہوا ہے۔ وہ چند امور میں تشریح طلب ہے۔

میں نے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی اس وقت میری عمر ۱۲ سال تھی۔ اور میری یہ بیعت اخبار الحکم نمبر ۲۰۱ جلد ۵ مورخہ ۲۴ ⁄ ۷ ⁄ ۱۹۰۱ میں شائع شدہ ہے۔ کرم دین کے مقدمہ میں جہلم حضور علیہ السلام ۱۹۰۳ء میں تشریف فرما ہوئے وہ نظارہ میری آنکھیں اور دل و دماغ کبھی نہیں بھول سکتے۔ حضور انور کے لئے ایک پوری گاڑی ریزرو تھی۔ اور گاڑی جہلم کے پلیٹ فارم پر ٹرین کاٹ کر علیحدہ کی گئی۔ پلیٹ فارم جو ان دنوں میں بھی بہت بڑا تھا۔ اور بعد میں اس کی توسیع بھی ہوئی ہے۔ ہجوم خلق سے اس طرح بھرا ہوا تھا۔ کہ تل رکھنے کی گنجائش بھی نہ تھی۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو ان دنوں تراب احمدی کے نام سے موسوم تھے مجھے اس ہجوم میں دکھلائی دے رہے تھے حضور اقدس اسٹیشن سے ایک بند گاڑی میں جس کو دو گھوڑے کھینچتے تھے۔ رونق افروز ہوئے اور گاڑی اُس کوٹھی کی طرف جو حضور والا کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ اور لب دریا واقع تھی۔ اور اسٹیشن سے کافی دور تھی روانہ ہو گئی۔ راستہ میں تمام سڑک پر آدمی ہی آدمی تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حضرت شاہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی بھی ہمراہ تھے۔ میں انہیں چوغہ پہنے ہوئے اور اس کوٹھی کے صحن میں وضو فرماتے ہوئے اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس جہلم کے سفر میں کوئی گیارہ صد مرد اور تقریباً دو صد عورتیں حضور انور کی بیعت کر کے مصدقین میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اللھم زد فزد

عورتوں کی بیعت (جس کا نامہ نگار صاحب خصوصی کے بیان میں ذکر ہوا ہے) ایک کمرہ میں ہوئی۔ میں نے یہ بتلایا تھا۔ کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ اس وقت بھی میں نے بیعت کی یا نہ۔ لیکن عورتوں کی بیعت پگڑی کے ذریعہ ہوئی جس کو عورتیں پکڑے ہوئے تھیں۔

یہ مقدمہ جہلم میں ڈپٹی سنسار چند کی عدالت میں پیش ہوا۔ لوگوں کا ضلع کچہری کے ارد گرد اس قدر ہجوم تھا۔ جس کا اندازہ حد بیان سے باہر ہے۔ اس قدر ہجوم سے حکام بھی حیران تھے۔

میں چاہتا تھا۔ کہ اس تشریح کو فوراً ہی لکھ دیتا مگر اپنی لمبی بیماری کی وجہ سے جس کا میری توجہ اور دل و دماغ پر گہرا اثر ہے۔ لکھ نہ سکا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اثر سے محفوظ فرمائے۔ اور انجام بخیر کرے۔ اور بزرگان سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی معیت نصیب فرمائے۔ اب میں اپنے اس مختصر سے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار محمد یوسف)

قابل توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹری صاحبان لاپرواہی سے موصیوں کا چندہ بلا تفصیل بھیج دیتے ہیں۔ یا چندہ عام میں داخل کرا دیتے ہیں۔ اس لئے جب ان کے پاس مرکز سے رسید تفصیل وار ملے۔ تو اس کی اچھی طرح پڑتال کر لینی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو۔ تو محاسب کو لکھ کر جلد از جلد اصلاح کرا لی جائے۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے بعد یہ رقوم تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح موصیوں کو نقصان ہوتا ہے۔ اور صیغہ ہذا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ ایسی سب رقوم جن کی تفصیل نہ ملے یا چندہ عام میں داخل ہو جائیں۔ پھر وہ رقوم سال کے ختم ہونے پر وصیت میں منتقل نہیں ہوتیں۔

بلا تفصیل کی رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال جوابی کارڈ کے ذریعہ سیکرٹری صاحب سے تفصیل مانگتے ہیں پھر اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ جب کسی طرح سیکرٹری صاحب جواب نہیں دیتے۔ تو وہ رقم چندہ عام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی رقوم کے متعلق بھی جلد از جلد اصلاح کرا لی جایا کرے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت

سکول ہذا کے لئے ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۱۰-۴-۶۰ ہوگا۔ اس کے علاوہ دس روپے ماہوار گرانی الاؤنس ملیگا۔ خواہشمند احباب اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ مجھے درخواستیں بھجوائیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ولادت

مکرم بھائی عبد اللطیف صاحب دارالرحمت ربوہ کو ۲/۳/۵۳ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

(خاکسار صدر الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ)

زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا

(نظارت بیت المال ربوہ)

دورِ حاضرہ کے علماء حقیقت کے آئینے میں

خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

ایک صاحب اپنی نظم "جریدۂ عبرت" میں دورہ حاضرہ کے علماء کی زبوں حالی کا جو نقشہ کھینچتے ہیں۔ وہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

نہ خلق نیک نہ ہمت بجا نہ عزم درست
نہ حبِّ قوم نہ حبِّ وطن نہ حبِّ تبار
فقط مسائل غسل و وضو و استنجا
یہی ہیں وجہ وراثت کے آج کل اسرار
کہیں تو کفر کے فتوؤں کا چل رہا ہے گراپ
کہیں ہے طعن و ملامت کی ہو رہی بوچھار
یہ مولوی ہیں کہ بغض و نفاق کے جرنیل
کہ جاہلوں کو لڑاتے ہیں یہ سپہ سالار
بلا سے ان کی اگر مضحکہ کریں ملحد
بلا سے ان کی اگر دین پر ہنسی کریں کفار
مناظرے کی تصانیف قابل نفرت
مباحثہ کی کتابیں سزائے استحقار
بتائیں حیلہ گری سے حلال رشوت کو
یہاں تو مات ہیں ان سے وکیل اور مختار
سنائیں دوزخ و جنت کا حال کیف فیس
ہے اس زمانہ میں چلتا ہوا یہی اوزار
یہی ہے وعظ و نصیحت کی علت غائی
کہ بعد کھانے کے مل جائیں نقد بھی دو چار

(مسلمانوں کی نااتفاقی کے اسباب صفحہ ۳۷)

مولوی احمد علی خانصاحب رئیس بریلی مسلمانوں کی بدحالی کی ایک وجہ علماء کی ناگفتہ بہ حالت بھی بتاتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"شہرت پرست علماء نام وری کی غرض سے اپنی لیاقت قابلیت جودت طبیعت معلومات کو باہمی تکفیر۔ رسالہ بازیوں اختلافی و فروعی مسائل کو بحث مباحثہ میں صرف کرنے لگے۔ جس کے باعث اسلام بازیچۂ طفلاں بن گیا۔ نئے نئے فتنے پیدا ہونے لگے۔ ضروری مسائل کی اقفیت اخلاق محمدی کے اصول تعلیم نفس۔ فائدہ پہنچانے والے وعظ و نصیحت سے مسلمان محروم ہوگئے۔ پیشوایان دین کی عظمت و بزرگی گھٹنے لگی۔ مسلمانوں میں نفاق پیدا ہوگیا۔"

(مسلمانوں کی نااتفاقی کے اسباب صفحہ ۳۷)

رسالہ صوفی کی ایک اشاعت میں علمائے زمانہ کی پیٹ پرستی کی داستان بایں الفاظ لکھی ہے

"جب یہ حضرات جلسوں میں پہنچتے ہیں تو اپنی نمود شہرت کے لئے سب سے زیادہ ان کو فکر ہوجاتی ہے۔ مرغن کھانے ان کی زبانوں کو بے ضرب مناد بیتے ہیں .... تو جہ کشش الفاظ مسلسل بے باکانہ تقریر جاہل مسلمان سنتے ہی خوش ہوجاتے ہیں۔ اور مولوی صاحب کی وعظ کی دھوم پبلک سے گذرتی ہوئی اخباروں تک جا پہنچتی ہے .... کوئی پوچھے کہ حضرت یہ شہرت کس کے طفیل میں ملی تو جواب یہی دیا جائے گا۔ کہ دوسرے کے مذہب پر حملے کرکے۔ پس یہ وعظ کا ماحصل ہے اور یہ تبلیغ کا حاصل۔ دو چار آٹھ دس روز رہے کھانے کھائے معتقدین سے روپیہ حاصل کیا اور ہیڈ کوارٹر پر واپس چلے آئے"

(رسالہ "صوفی" جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۵ ۱۹۱۰ء)

مولوی اکبر خانصاحب اپنے مضمون "ضروریات دین" میں "علمائے اسلام اور علمائے بنی اسرائیل" کی متعدد امور میں قرآن کریم کی روشنی میں مماثلت بتانے کے بعد آخر میں ایک حدیث کا ترجمہ دے کر تحریر فرماتے ہیں کہ

"علمائے بدعات و منکرات کو اسلام اور فتنہ پردازی و فرقہ بندی کو عین مذہب قرار دے کر فتوؤں کے ذریعہ کافر سازی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اور مشکل سے کوئی ایسا قابل تذکرہ شخص مل سکتا ہے۔ جو ان فتاوے کفر کا نشانہ نہ بنا ہو۔

غرض یہ حدیث بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ جس کو لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر بھی پند پذیر نہیں ہوتے۔"

(رسالہ "پیشوا" دہلی "علماء سو نمبر" جلد ۱۲ شمارہ ۲ صفحہ ۲۲)

مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ندوی زیر عنوان "حقیقی اسلام اور علماء سوء" میں رقمطراز ہیں کہ

"کتاب والسنت کی طرف دعوت میں مولوی اور صوفی اپنے لئے تباہی سمجھتے ہیں۔ ان کی گرم بازاری اس وقت تک ہے۔ جب تک مسلمان کتاب وسنت سے دور ہیں۔ جوں ہی عام مسلمان حقیقی اسلام سے واقف ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کو معزول کردیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ دین و دنیا دونوں کی بھلائیوں کا دروازہ مسلمانوں پر بند کرچکے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۴)

مولوی محمد عثمان صاحب فارقلیط سابق مدیر الجمعیۃ رسالہ فاران "ایک خطرناک گروہ" کے زیر عنوان دورِ حاضرہ کے علماء کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

"یہ علماء نہیں جانتے کہ کتاب و سنت کیا چیز ہے۔ اسلام کا پیغام کیا ہے۔ دین الٰہی کی خصوصیات کیا ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمانوں کا اصلی مرض کیا ہے اور اس کے ازالہ کے لئے کن تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ان کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان جیسی مفلس قوم کو لوٹ کر اور زیادہ مفلس بنائیں اور جہالت کے لئے اور جہالت کے اسباب پیدا کریں یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے علماء ہمیشہ عوام کی سوقیانہ ذہنیت سے فائدہ اٹھاتے اور انہیں جھوٹی داستانوں بے سروپا کہانیوں اور غیر ضروری مباحث میں الجھا دیتے ہیں۔ اور اپنا گمراہ اور تاریک دماغ سامعین کے سر میں اتار کر ہی دم لیتے ہیں۔ ایک طرف تو علماء حقانی کی کمی اور دوسری طرف عام مسلمانوں کی رند مشربی اور جہالت سے یہ لوگ خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔"

(رسالہ "پیشوا" کا "علماء سو نمبر" صفحہ ۲۵-۲۶)

یہی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں

"یہ علماء کبھی مسلمانوں کو اس امر کی تلقین نہیں کریں گے کہ اسلام کے بنیادی اصول کیا ہیں ... وہ کبھی الہام الٰہیہ کے اسرار و حکم پر زبان نہیں کھولیں گے بلکہ اولیاء اللہ کی سچی اور جھوٹی کرامتیں سنا کر ان میں پیر پرستی قبر پرستی کے جراثیم پیدا کریں گے۔ وہ نہیں بتائیں گے کہ داعی اسلام کی زندگی کا نقشہ کیا تھا اور آپ کس مقصد کو لے کر دنیا میں آئے تھے بلکہ وہ مسلمانوں کو قصے کہانیاں سنا کر ہنسانے اور خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ کبھی مسلمانوں کو ان کے فرائض سے آگاہ نہیں کریں گے۔ بلکہ وہابیت و نیچریت (آجکل زیادہ تر "قادیانیت" ناقل) کا شاخسانہ کھڑا کرکے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی گردن کاٹنے پر آمادہ کریں گے۔ اور اس قابل بھی نہ چھوڑیں گے کہ وہ وحدت کے کلمہ کی اہمیت اور عالمگیر اخوت کی ضرورت کا احساس بھی کر سکیں۔ ان علماء سوء کے مفاسد یہیں ختم نہیں ہوجاتے بلکہ غور سے دیکھا جائے تو الحاد و دہریت کا سبب بھی یہی لوگ قرار پاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس قسم کے علماء نہ تو علوم شرعیہ پر عبور ہی رکھتے ہیں اور نہ ان کی سیرت اسلامی سیرت ہوتی ہے۔ بلکہ ان میں اکثر اخلاقی حیثیت سے بھی نہایت ذلیل اور پست ہوتے ہیں۔ جب ان کے خیالات و مسلک پر تعلیم یافتہ یا روشن خیال طبقہ کی نظر پڑتی ہے اور ان کی بداخلاقیاں اس کے سامنے آتی ہیں۔ تو وہ علماء قائم بالحق کو بھی انہیں علماء سوء پر قیاس کرلیتا ہے ...... اس کے علاوہ جب ان شیوہ بیان واعظین کے جاہلانہ خیالات اور غیر معقول عقائد کا پرتو نئی روشنی کے نوجوانوں پر پڑتا ہے تو وہ بجائے جہالت سے بیزار ہونے کے بجائے اسلام ہی کو مشکوک اور ناقابل فہم سمجھنے لگتے ہیں۔ اور یہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ اسلام ہی عقل اور ترقی کے راستے میں روک ہے۔ اور وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ دنیا کے سامنے اس کو پیش کیا جائے .... ایک طرف تو ان علماء سوء کی بدولت الحاد و دہریت کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف غیر مسلم بھی اس قسم کے جاہلانہ خیالات کو سن کر اسلام سے دور بھاگتے ہیں۔ اور اس طرح اشاعت اسلام اور دعوت حق کا مقصد ان واعظین کی بدولت فوت ہوجاتا ہے۔ اسلام جو بارات خود دلیل و برہان فکر و بصیرت اور عقل و ضمیر کی آواز ہے۔ اور جس نے دنیا کو سب سے پہلے فہم اور غور و فکر کی دعوت دی وہ آج اس قسم کے واعظین کی اوہام پرستیوں اور سریع الاعتقادیوں کا مجموعہ بنا ہوا ہے۔ جب تک ان رسمی واعظوں اور جاہل مقرروں ...... اور عوام کے دماغ کی تربیت نہ کی جائے گی۔ اس وقت تک مسلمانوں کی عام جہالت اسلام سے بیگانگی عملی اور اعتقادی گمراہی اور معاشرتی فساد کا ازالہ نہیں ہوسکتا اور نہ مجموعی حیثیت سے مسلمانوں کی عقلی سطح بلند ہوسکتی ہے۔ اگر مسلمان اپنی ذہنیت میں اتنی تبدیلی پیدا کرلیں۔ کہ وعظ و تلقین کو ہنسنے ہنسانے اور رونے رلانے کا ذریعہ قرار نہ دیں اور روشن خیال اور مخلص علماء کے ارشادات سے مستفید ہونے کا عزم کرلیں۔ اور انفرادی سخاوت کے بجائے اجتماعی ایثار کے لئے آمادہ ہوجائیں۔ تو آج دین کے گلشن میں پھر بہار آسکتی ہے۔ اور پیشہ ور واعظین کا دماغ بہت جلد درست ہوسکتا ہے۔ فھل انتم مسلمون" (ایضاً صفحہ ۲۷)

رسالہ "پیشوا" علماء سو نمبر کے ایک اور مضمون "قرآن مجید اور علماء سوء" میں لکھا ہے۔

"علماء سوء عموماً قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے اور اپنے گلے اور خوش آوازی کے کمالات دکھانے کا ذریعہ تو قرآن مجید کو بنا لیتے ہیں۔ لیکن اس کے معانی و مطالب اور احکام کے سمجھنے اور ان احکام پر عمل کرنے سے کوئی سروکار نہیں رکھتے اور بعض اپنا وعظ شروع کرنے سے پیشتر کسی خوش الحان حافظ سے کوئی رکوع پڑھوا لیتے ہیں۔ اور بس۔ اس طرح سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے قرآن مجید کا حق ادا کردیا۔" (ایضاً صفحہ ۳۷)

مولوی قمر الزمان صاحب اصلاحی زیر عنوان "ہماری پستی کا ذمہ دار کون ہے؟" تحریر فرماتے ہیں۔

"آج مسلمانوں کے یہاں کیا ہے۔ مولویوں کے خاص خاص مزعومات و معتقدات ہیں۔ انہیں مزعومات کو مذہب کا رنگ دے کر عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ عوام خوش عقیدگی کی بنا پر بدعت و ضلالت کو سعادت دارین سمجھ کر لوٹ لینا چاہتے ہیں اس طرح ان کے اردگرد سادہ لوح مسلمانوں کی ایک بھیڑ اکٹھی کرلیتے ہیں اور اپنے علاوہ دوسری تمام جماعتوں کو برملا کافر و فاسق کہتے ہیں۔ اس روش کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان بے شمار ٹولیوں میں منقسم ہوگئے ان کی اجتماعی حیثیت اور ان کی یگانگت ختم ہوگئی۔ اخوت و محبت کی بجائے عداوت و دشمنی پیدا ہوگئی اور مسلمانوں کی حالت اس قوم کی طرح ہوگئی۔ جس کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔ پس ہم نے ان کے درمیان عداوت و کینہ کی آگ قیامت تک کے لئے بھڑکا دی۔"

(رسالہ "پیشوا علماء سوء نمبر" جلد ۱۶ ۸ ۱۹۵۲ء)

ہم نے بخوف طوالت یہاں صرف چند حوالجات بطور نمونہ درج کئے ہیں۔ ورنہ زمانہ حال کے علماء کی زبوں حالی کے متعلق اس قدر حوالجات موجود ہیں۔ کہ جنہیں اگر شائع کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ پیشکردہ حوالجات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہر بیدار مغز انسان جان سکتا ہے۔ کہ آج "علمائے دین" کہلانے والوں کی کیا حالت ہے؟

کاش! آج کل کے علماء گذشتہ صدیوں کے علمائے ربانی کے شاندار کارناموں پر نظر ڈالتے۔ ان کی مقدس سیرتوں پر ایک نظر کرتے۔ ان کے اور اپنے حالات کا موازنہ کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ لوگ اپنے فرائض منصبی سے بہت پیچھے جا پڑے ہیں۔ ان کا فرض تھا۔ کہ اغیار اسلام کے مسلسل حملوں اور پیہم کوششوں کو (جو وہ دین اسلام کے خلاف مختلف ممالک میں کر رہے ہیں) پڑھ یا سنکر بیدار ہوتے۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے دیوانہ وار تاریک و تار ممالک میں نکل جاتے۔ اور جس طرح آج جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مبلغین دنیا کے تختہ پر اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف عمل ہیں۔ اسی طرح یہ بھی احمدی مبلغین کے دوش بدوش تبلیغی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے۔

مولوی صاحبان! یہ زمانہ مسلمانوں میں فتنہ انگیزی پیدا کرنے اور انتشار پھیلانے کا زمانہ نہیں۔ بلکہ باہمی اتحاد و اتفاق سے اسلام کو مذاہب باطلہ پر غالب کرنے اور عملی جوہر دکھانے کا زمانہ ہے۔ کچھ تو سوچئے!! آپ کیا کر رہے ہیں۔ اسلام کے شاندار مستقبل کی تاریخ لکھنے والا مورخ آپ حضرات کی نسبت تاریخ کے صفحات میں کن خیالات کا اظہار کرے گا۔ آئیے! ہم آپ کو دعوت عمل دیتے ہیں۔ اور وقت کی ضرورت کا احساس کراتے ہوئے رسالہ "دار الفرقان" لاہور کے الفاظ میں عرض کرتے ہیں کہ

"مسیحی مبلغین نے اسلام کے خلاف جس قدر منافرت انگیز پروپیگنڈا کر رکھا ہے اس کے ازالہ کی بہترین شکل یہی ہے۔ کہ مسلمان مبلغین اپنے علم و عمل سے نہ صرف یورپ اور امریکہ بلکہ ایشیا اور افریقہ کے غیر مسلم علاقوں میں بھی مسیحی مشنریوں کی طرح اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کریں۔ دنیا اس وقت یورپ اور امریکہ کی بڑی بڑی مادہ پرست طاقتوں کی باہمی رقابت گذشتہ جنگوں کے ہولناک نتائج اور دین کو مسخر کرنے کے جنگجویانہ عزائم کی وجہ سے جہنم بنی ہوئی ہے۔ دنیا کے تمام حصوں کے باشندے قدرتی طور پر امن اور سلامتی کے طالب ہیں۔ یہ صورت حال اسلام کی تبلیغ کے لئے جو امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ ایک زریں موقع ہے۔ یورپ اور امریکہ کے کروڑوں باشندے جو مادہ پرستی فسق و فجور اور الحاد کی فضاء میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسا پیغام سننے کے لئے تیار ہیں۔ جو ان کی روحانی تسکین کا ضامن ہو۔ غرض اسلام کی تبلیغ کا مسئلہ اس قدر اہم اور ضروری ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک کو اس تحریک میں حصہ لینا اور اسے ہر پہلو سے کامیاب بنانا اپنا اہم ترین فرض سمجھنا چاہیئے۔"

(رسالہ "دار الفرقان" لاہور ماہ اگست ۱۹۵۲ء صفحہ ۳۶)

انگریزی لٹریچر

تبلیغ کی غرض سے مرکز میں ضروری اور مفید لٹریچر کافی مقدار میں شائع کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات جہاں آپ کسی وجہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ لٹریچر بآسانی بھجوایا جا سکتا ہے۔ اور اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب اس وقت سٹاک میں موجود ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(۱) دیباچہ قرآن مجید انگریزی ۔۔۔ ۶ روپے
(۲) تفسیر قرآن مجید انگریزی جلد اول (۱-۱۰ پارے) ۲۵ روپے
(۳) " " " " جلد دوم (۱۱-۱۵ پارے) جلد اعلیٰ ۱۲ "
(۴) " " " " " عام جلد ۱۰ روپے
(۵) سیر روحانی (اردو) ۱/- روپیہ
(۶) نیو ورلڈ آرڈر (انگریزی) ۱/- "
(۷) پیغام احمدیت (انگریزی) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

ایک سو سے زائد آرڈر پر ۱۲½ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ (انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

پیغام احمدیت

حضرت اقدس امیر المومنین فضل عمر مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ اشاعتی کمپنی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا لیکچر بعنوان "پیغام احمدیت (انگریزی)" محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے یہ ایک مختصر رسالہ تبلیغ کے لحاظ سے بے حد مفید ہے۔ اور اسے خاص مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

(۱) قیمت فی کاپی جاذب نظر ٹائیٹل کے ساتھ ۶/ ؍
(۲) " " " " بغیر ٹائیٹل ۴/ ؍

۲۵ روپے سے زائد آرڈر پر ۱۲½ فی صدی کمیشن دیا جائیگا۔ (دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی ربوہ)

وصایا کی منسوخی!

حسب ذیل وصایا صدر انجمن نے بوجہ بقایا از چھ ماہ یا بجٹ فارم نہ بھیجنے کی وجہ سے منسوخ کر دی ہیں

(۱) محمد عبد اللہ صاحب راؤکے ضلع سیالکوٹ وصیت ۹۳۱۰
(۲) محمد نواز صاحب چھور چک ۱۱۷ " ۱۰۵۵۵
(۳) ڈاکٹر محمد سعید صاحب اور حمہ " ۷۵۵۷
(۴) احمد خان صاحب گولیکی گجرات " ۱۰۳۹۹
(۵) بشیر محمد صاحب بڑھالوں " ۸۱۵۷
(۶) غلام حسین صاحب گنھیا لیاں " ۵۲۲۵
(۷) محمد ابراہیم صاحب راولپنڈی " ۵۵۴۸
(۸) عبد الرحمٰن صاحب سابق دہر کوٹ بگہ " ۷۵۲۶
(۹) فضل دین صاحب سابق " " ۴۷۷۵
(۱۰) کلثوم اختر صاحبہ بنت چوہدری عبد العزیز صاحب فیروز پوری وصیت ۷۸۹۰
(۱۱) عبد الحی صاحب ولد عبد الغفور صاحب راولپنڈی وصیت ۸۷۳۱
(۱۲) عبد الرحمٰن صاحب کریام والے " ۷۹۸۲
(۱۳) امۃ اللہ صاحبہ زوجہ عبد المجید صاحب عزیز راولپنڈی وصیت ۸۰۲۳
(۱۴) دیوان صاحب تونڈی کھنگاں والے " ۸۲۹۹
(۱۵) کریم بخش صاحب بٹھنڈہ والے " ۸۸۱۶
(۱۶) عبد الحمید صاحب راولپنڈی " ۵۵۰۹

ان کی اپنی درخواست پر

(۱۷) خدا بخش صاحب اچھرہ لاہور وصیت ۱۰۶۲۸

(بوجہ ارتداد)

(۱۸) نور احمد صاحب چک ۹۸ ج ب لائلپور وصیت ۱۱۹۴۱
(۱۹) مولوی محمد یوسف صاحب آفندی " ۶۴۳۷
(۲۰) محمد ابراہیم صاحب سندھ " ۶۰۲۹
(۲۱) ملک حمید اللہ صاحب نوشہرہ ککے زئیاں وصیت ۸۲۹۲
(۲۲) منیر احمد صاحب ننگل باغباناں والے وصیت ۷۰۸۷
(۲۳) نذیر احمد صاحب چک ۵۵۹ وصیت ۴۸۷۵
(۲۴) ملک عطاء اللہ صاحب لاہور وصیت ۴۶۷۳
(۲۵) برکت اللہ صاحب رائے ونڈ " ۲۱۸۷
(۲۶) استانی ممتاز بیگم صاحبہ لاہور " ۱۰۴۸۶
(۲۷) غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ " ۶۶۲۳
(۲۸) سائرہ بیگم صاحبہ بنت قاضی حبیب اللہ صاحب غابدرہ - لاہور وصیت ۶۶۲۴
(۲۹) چوہدری عبد المجید خان صاحب گھسیٹ پور وصیت ۹۴۸۱
(۳۰) عزیز احمد خان صاحب خانیوال وصیت ۱۱۴۵۹
(۳۱) عطاء اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ " ۱۲۸۱۶
(۳۲) محمد دین صاحب لالہ موسیٰ " ۱۱۳۱۳
(۳۳) مولوی ولی محمد صاحب مولوی فاضل لائلپور وصیت ۵۰۵

(بوجہ علیحدگی از جماعت)

(۳۴) سید محمد شفیع صاحب قیام پور وصیت ۷۰۵۲

(بوجہ علیحدگی از جماعت)

(۳۵) حمیدہ بی بی صاحبہ زوجہ مرزا اعظم بیگ صاحب سندھ وصیت ۳۷۹۰
(۳۶) ملک رشید احمد صاحب لاہور وصیت ۶۲۰۷
(۳۷) احمد دین صاحب بھاگووال " ۱۲۱۴۴
(۳۸) ملک محمد شریف صاحب اوکاڑہ
(۳۹) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ
(۴۰) علی احمد صاحب لشکر مشرقی بنگال

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

قیمت الفضل

اگر آپ کی طرف سے قیمت اخبار میعاد کے اندر نہ آئی۔ تو اخبار مجبوراً روک لیا جائے گا۔ قیمت میعاد کے اندر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کی انتظار نہ فرمائیں:-

کشمیر کے متعلق تازہ گفت و شنید ابھی کسی فیصلہ کن مرحلہ تک نہیں پہنچی

جنیوا ۱۰ فروری۔ ڈاکٹر گراہم پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر جو بات چیت کرا رہے ہیں۔ اس کے نتائج کا جائزہ لینا ابھی بہت قبل از وقت ہے۔ ڈاکٹر گراہم علیحدہ علیحدہ مندوبین کے ساتھ روزانہ مذاکرات کر رہے ہیں۔ اور ہر ملاقات کا موضوع فوجوں کے انخلاء کے متعلق سلامتی کونسل کی قرار داد ہے۔ جو کشمیر میں استصواب رائے سے قبل ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی وفد نے ڈاکٹر گراہم پر اپنے مؤقف کی پوری وضاحت کر دی ہے۔ اور بھارتی وفد ایسا کرنے میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر گراہم ابھی تک اس مرحلہ پر نہیں پہنچے۔ جبکہ دو فریقین کو ایک دوسرے کے نظریات سے آگاہ کر سکیں۔ چنانچہ ابھی تک کسی فریق کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دوسرا فریق کس حد تک رعایت کرنے پر آمادہ ہے۔

اجلاس شروع ہونے سے قبل پاکستانی اور بھارتی مندوبین کسی خوش امیدی میں مبتلا نہیں تھے اور ابھی تک صورت حال یہی ہے۔

ابھی تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ڈاکٹر گراہم کب دونوں فریقوں کا مشترکہ اجلاس طلب کریں گے۔

سوڈان کے متعلق سمجھوتہ ہو جانے کی توقع

لندن ۱۰ فروری۔ خرطوم کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے کے متعلق کافی امید پائی جاتی ہے — ان اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اینگلو مصری سمجھوتہ اس امر پر ہو گیا ہے کہ تین سال کے عبوری دور میں گورنر جنرل کو خاص اختیارات دیدیئے جائیں۔ اور وہ اس دوران میں جنوبی سوڈانیوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں گے۔ لیکن یہ اختیارات انہیں سب صوبوں میں حاصل ہوں گے۔ جنوب کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا جائے گا۔

جہاں تک سرکاری عہدوں کو قومیانے کا تعلق ہے۔ یہ کام سرانجام دینے والی کمیٹی کو سوڈانی کابینہ اور پارلیمنٹ سے مشورہ کرنا ہو گا۔ (اسٹار)

نجیب اور سٹیونسن کی آئندہ ملاقات فیصلہ کن ہو گی

لندن ۱۰ فروری۔ اگرچہ وائٹ ہال کی طرف سے سوڈان کے سمجھوتے کی بابت اخبارات کی امیدوں کے متعلق مکمل سکوت اختیار کیا گیا ہے تاہم مبصرین باور کرتے ہیں کہ جنرل نجیب کے ساتھ برطانوی سفیر سر رلیف سٹیونسن کی آئندہ ملاقات کا نتیجہ حتمی معاہدے کی صورت میں برآمد ہو سکتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی دفتر خارجہ فیصلہ کرنیوالا ہے۔ اس پر بہت زیادہ انحصار ہے اس بات کو ظاہر نہیں کیا گیا کہ اس فیصلہ کا مقصد کیا ہو گا۔ تاہم اس سے سوڈان کے متعلق بہت سے مسائل طے ہو جائیں گے۔

یہاں عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اینگلو مصری نظریات میں اس حد تک مطابقت ہو چکی ہے کہ اب صرف آخری سمجھوتے کی ضرورت باقی رہ گئی ہے م

ملایا میں جلد امن بحال ہو جائیگا

کولالمپور ۱۰ فروری۔ ہائی کمشنر جنرل نے سکول کے طلباء کے نام ایک خاص نشری پیغام میں بتایا کہ ملایا میں بہت جلد امن قائم ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اشتراکیوں نے اپنی چالوں اور فریب کارانہ طریقوں سے ملایا کو تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ مگر وہ اب تک ناکام ہوتے ہیں اور آئندہ بھی ناکام ہی رہیں گے۔ جلد ہی امن بحال ہو جائے گا۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس موقع کے لئے تیاری کریں اور اپنی مدد بھی دیتے رہیں

ملک بھر میں "پرامن" فسادات کی "شرعی" تحریک

گذشتہ جمعہ ایک عام اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے ایک نئی مذہبی اقتدار پسند جماعت کے لیڈر مودودی صاحب نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ اگر قادیانیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو ملک بھر میں پرامن فسادات شروع ہو جائیں گے۔

"فسادات" کی تحریک کرنے والوں کے جبڑوں میں لگام ٹھونسنا مطمئن کا کام نہیں۔ جو ملک کی بقا چاہتے ہیں۔ اور جو قیام امن کے ذمہ دار ہیں۔ خود ہی ان کی مشکیں کس لیں گے — اور خاص کر جب ان فسادات کا مقصد ایک فرقہ کو ختم کرنے سے کبھی کچھ سوا ہے۔ مطمئن کو تو صدمہ اس بات کا ہے۔ کہ اسے مودودی صاحب کی یہ پرامن فسادات والی اصطلاح سمجھ میں نہیں آسکی۔

فسادات — پرامن؟
ہاتھا پائی — اور پرسکون؟

قتل و غارت — اور نہایت لطافت سے .... آخر فرمایا کیا چاہتے ہیں مودودیات کے پیغامبر! — مودودی بن جانے کے بعد بھی جنگ و جدال اور خونریزیوں کو انتہائی لطافت سے نباہنے کے دعوے.... خدارا یہ شرعی فتنہ انگیزیاں اور لوٹ مار کے ارادوں کی مقدس تاویلیں چھوڑئیے اب آپ اور آپکے ساتھیوں کی نیت کا بھرم حکومت عوام اور صاحب الرائے طبقہ پر آشکار ہو چکا ہے۔ (بحقہ نقوش روزنامہ لاہور ۱۹ فروری ۱۹۵۳ء)

م توقع ہے کہ سر رلیف سٹیونسن کو اگلے ۴۸ گھنٹوں کے اندر مزید ہدایات بھیج دی جائیں گی۔ (اسٹار)

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

سے — پہلے اور پچھلے علماء اسلام حیات مسیح کے عقیدہ کو غلط سمجھتے تھے۔ لیکن یہ امر اس بات کے منافی نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ الہام مسیح موعود علیہ السلام کو اس حقیقت کی اطلاع دی۔ "تبلیغ" نے یہ کہاں کہا ہے کہ یہ ایسی صداقت تھی جو لوگوں کو پہلے معلوم نہیں تھی۔ یہ دعویٰ تو قرآن کریم کا بھی نہیں ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے جو صداقتیں بذریعہ وحی آنحضرت پر منکشف فرمائی ہیں وہ پہلے دنیا میں کسی رنگ میں موجود نہ تھیں۔ وحی یا الہام کا تو صرف اتنا فائدہ ہے اور یہ فائدہ معمولی نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسی صداقتوں کی از سر نو تصدیق ہو جاتی ہے۔

آپ تو تاریخ اسلام کے شاید ماہر بھی ہیں۔ عبداللہ بن ابی سرح کا واقعہ تو یاد ہو گا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ ایک دفعہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو وحی لکھوا رہے تھے تو پیشتر اس کے کہ بعض الفاظ وحی آپ لکھواتے۔ عبداللہ بن ابی سرح کی زبان سے وہی الفاظ نکل گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہی الفاظ لکھنے کو کہا تو اسے ٹھوکر لگی اور وہ مرتد ہو کر اہل مکہ کے پاس چلا گیا۔ فرمائیے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

خواجہ صاحب آپ ایک سنجیدہ اور غور کرنے والے انسان معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو بے سوچے سمجھے ایسی باتوں کے لکھنے سے احتراز چاہیئے جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ کام مولوی ظفر علی خاں وغیرہم اور مودودیوں اور احراریوں کو ہی جچتا ہے۔ اگر آپ واقعی احمدیت پر تنقید کرنا چاہتے ہیں تو بچشم ما روشن دل ما شاد ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ پہلے قرآن کریم سنت رسولؐ اور احادیث اور آثار صحابہؓ پر پورا پورا غور کر کے کوئی معیاری اصول وضع کیجئے اور پھر ان معیاروں پر احمدیت کو جانچئے۔ مودودی صاحب کی طرح محض مخاصمت برائے مخاصمت آپ کا کام نہیں ہے۔ یہ کام ان کے لئے چھوڑ دیجئے جن کو یہ کام سپرد ہوا ہے۔ (باقی)

مودودیات

انگریزی معاصر سول نے مودودی صاحب کی فتنہ طرازی کے متعلق ایک اداریہ لکھا تھا جس کا ترجمہ ہم نے الفضل مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۳ء میں شائع کیا ہے مودودیوں کے اخبار "تسنیم" نے اس پر حسب فطرت دشنام طرازی کا احراری طوفان اٹھایا ہے اور اپنے اداریہ مورخہ صالحانہ ۱۰ فروری اصل ۹ فروری ۱۹۵۳ء میں یہ کذب بیانی فرمائی ہے کہ:-

"پھر کیا اس مرزائی واعظ کو خبر نہیں کہ قادیانی اخبار الفضل غیر مبہم اور واضح الفاظ میں مسلمانوں کے پانچ ممتاز علماء کو قتل کی دھمکی دے چکا ہے"

ہم اس واضح افتراء کے جواب میں تو صرف اتنا عرض کرتے ہیں **لعنت اللہ علی الکاذبین** اور تمام مودودیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جو اپنے اس صالح اخبار نویس کی افتراء کا ایک حصہ بھی صحیح ثابت کر دے ہم اس کو پانچ پیسے انعام دیں گے پانچ پیسے اس لئے کہ ہم غریب آدمی ہیں۔ ہمارے پاس "امریکی یا بھارتی قارون" کا خزانہ نہیں ہے۔

۲

مودودیوں کے صالح اخبار "تسنیم" نے اپنی اشاعت مورخہ صالحانہ ۹ فروری دراصل ۸ فروری ۱۹۵۳ء میں لکھا ہے:-

"ایک اور فائدہ اس پریس کانفرنس سے یہ ہوا کہ چوہدری روشن دین تنویر مدیر "الفضل" سے ملاقات بھی ہو گئی اور یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ دل کا حال تو اللہ کو معلوم ہے مگر صورت کے لحاظ سے وہ قادیانی نہیں ہے کہاں وہ یادگار زمانہ ڈاڑھی کہ

ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے

اور کہاں مسلمانوں کی سی ڈاڑھی مجلس عمل کو مبارک ہو"

مولانا! مجلس عمل کو خاک مبارک ہو جب خود مجلس عمل کے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک کی ڈاڑھیاں میاں اختر علی خاں (کرزن فیشن) کی زد میں ہیں۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ بھارتی مائننگ ایسوسی ایشن کی طرف سے حکومت کو مطلع کیا گیا ہے کہ عنقریب کوئلے کی صنعت کو بھی اسی مالی بحران سے دوچار ہونا پڑے گا جو چائے کی صنعت کو لاحق ہے

بیان کیا گیا ہے کہ اس صنعت کے کارکنوں کیلئے پراویڈنٹ فنڈ اور خوراک کی رعائتوں کا خرچ کارخانہ داروں کے وسائل سے زیادہ ہے۔ خوراک کے الاؤنس پر ۵ سے ۷ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اور پراویڈنٹ فنڈ کی رعائتوں سے اخراجات ۱۲۵ سے ۱۵۰ فیصدی تک بڑھ جائیں گے۔ (اسٹار)

* روڈیشیا ۱۰ فروری۔ ایک سرکاری کمیٹی شمالی روڈیشیا کے دریائے کافو کے قریب پن بجلی کے سٹیشن تعمیر کرنے پر غور کر رہی تھی اس کمیٹی کی رپورٹ ہے کہ ان کے مرتب کردہ منصوبوں پر ۲۷٫۶۰۰٫۰۰۰ پونڈ لاگت آئے گی۔ تانبے کی بڑھتی ہوئی کانوں اور روڈیشیا کی عام ترقی کے لئے برقی قوت کی فوراً ضرورت ہے (اسٹار)